اسلام اور ہندومت میں مادی اور روحانی طہارت کے اُصول

Principles of Material and Spirtual Purity in Islam and Hinduism

ڈاکٹر حسین فاروق*

ڈاکٹر حافظ حفاظت اللہ**

Abstract:

Spiritual/physical cleanliness/purification has always been man's concern and it is more so with religions. Concepts and procedures of the same have always been derived and framed according to the basic teachings of these religions. Islam and Hinduism, basically two different religions, have different theoretical assumptions about this issue. The study below critically examines these concepts as put forward by the two religions.

طہارت اور پاکیزگی ہر انسان فطری طور پر پسند کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام تر متمدن معاشروں میں طہارت کو اولین ترجیح دی جاتی ہے۔ مذاہب عالم نے جسمانی، ذہنی اور روحانی پاکیزگی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ پاک کھانا کھانے، صاف لباس پہننے اور پاکیزہ زندگی گزارنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ عبادات کی ادائیگی سے پہلے ہر مذہب نے جسمانی طہارت لازمی قرار دی ہے، اور عبادت کو ذہن، نفس اور روح کی پاکیزگی کا ذریعہ بتایا ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں مذہب کی بنیاد پر دو معاشرے، اسلامی اور ہندو معاشرہ تشکیل پا چکے ہیں۔ اسلام اور ہندومت نے اپنے اپنے پیروکاروں کیلئے طہارت اور پاکیزگی کے اصول اور احکام وضع کئے ہیں۔ یہ اصول کہیں ایک دوسرے کے ساتھ مماثلت اور کہیں تضاد رکھتے ہیں۔ انہی اصولوں کی بنیاد پر اسلامی اور ہندو معاشرہ کے سماجی اور معاشرتی قوانین و رسوم بنائے گئے ہیں۔ ان سطور میں اسلام اور ہندو مت کے طہارت کے اصولوں کا ایک اجمالی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک تھیالوجی، اسلامیہ کالج پشاور

** اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک تھیالوجی، اسلامیہ کالج پشاور

(۱)　　اسلام میں طہارت کی اہمیت

(۱ء۱)　قرآنی آیات کی روشنی میں

طہارت اور پاکیزگی اسلام کے اولین احکام میں سے ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو دوسری وحی نازل ہوئی تھی اس میں اپنے رب کی کبریائی اوکپڑوں کو پاک رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ [۱] "اور پنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو صاف رکھ"۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نفاست پسند لوگوں کی مدح فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک وصاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ [۲] ترجمہ: بیشک اللہ توبہ کرنیوالوں اور صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

قرآن مجید میں نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام بنی نوع انسان کو طیب یعنی پاک غذا کھانے اور نیک عمل کرنے کی تاکید کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلاَ تَتَّبِعُواْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ [۳] ترجمہ: اے لوگو! زمین میں حلال اور پاک چیزیں کھایا کرو اور شیطان کی پیروی مت کرو۔ بیشک یہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

"وَاشْكُرُواْ نِعْمَتَ اللهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ [۴] ترجمہ: اے ایمان والو! جو رزق ہم نے تمہیں دی ہے ان میں پاک چیزیں کھایا کرو اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر عبادت کرنے والے ہو۔ عبادات کا مقصد بھی تزکیہ نفس اور تطہیر جسم و قلب ہے۔

زکوۃ کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم [۵] ترجمہ: ان کے اموال میں زکوۃ لیا کرو تاکہ اس سے وہ پاک وصاف ہو جائے۔

نماز سے قبل طہارت لازمی قرار دی گئی ہے۔[۶] جس کا مقصد بھی تطہیر اور اتمام نعمت بتایا گیا ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مَا يُرِيدُ اللهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَكِن يُرِيدُ لِيُطَهَّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔ [۷]

ترجمہ :اللہ نہیں چاہتا ہے کہ تم پر تنگی لائے بلکہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کردے اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کردیں تاکہ تم شکرادا کرو۔

(۱ء۲) طہارت: اسوۂ حسنہ کی روشنی میں:

انہی قرآنی آیات کی روشنی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہری ااور باطنی طہارت و پاکیزگی کے اصول متعین کئے ہیں۔ وضو کے بارے میں فرمایا کہ کہ قیامت کے دن وضو کی وجہ سے میری امت کے لوگوں کے ہاتھ، پاؤں، چہرے اور تمام اعضاء جہاں پانی پہنچتا ہے، سفید اور روشن ہوں گے۔[۸] یہ بھی فرمایا کہ زمین سوکھ کر نجاست سے پاک ہو جاتی ہے۔[۹] سوکھی زمین کے مطہر ہونے کے بارے میں فرمایا:

عن أبى هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أنا وطئ أحدكم بنعله الأذى فان التراب له طهور۔[۱۰]

ترجمہ :ابوہریرہؓ سے روایت کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاجب کوئی تم میں سے اپنی جوتی سے پلیدی پر چلے، تو مٹی اس کو پاک کردے گی۔

یوں تو طہارت لغت میں پاکیزگی کو کہتے ہیں لیکن فقہی اصطلاح میں حدث اور خباثت کے دور کرنے کو طہارت کہا جاتا ہے۔ مؤخر الذکر جسمانی ناپاکی، مثلاً خون اور فضلات وغیرہ، اور حدث اس حالت کا نام ہے جس میں مسلمان کو نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے جس کے دور کرنے کیلئے وضو، غسل یا تیمّم کرنا لازمی ہوتا ہے۔ حدث سے طہارت کیلئے نیت ضروری ہوتا ہے جبکہ نجاست سے طہارت کیلئے نیت کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

(۱ء۳) نجاست:

اسلامی تعلیمات کے مطابق نجاست میں، جن سے پاک وصاف ہونا ضروری ہوتا ہے، حیوانات کے اجسام سے نکلنے والے فاضل مادے، پس خوردۂ حیوانات، حیوانات کے مردہ اجسام اور نشہ آور مشروبات شامل ہیں۔انسان اور حلال جانوروں کا جھوٹا پاک ہے، جبکہ کتے،۔[۱۱] خنزیر اور دوسرے درندوں، شیر بھیڑیئے وغیرہ، کا جھوٹا ناپاک ہے۔ بلی، آزاد مرغی اور گھریلو جانور جیسے سانپ اور چوہے وغیرہ کا جھوٹا مکروہ ہونے کے باوجود پاک ہے۔انسان کے علاوہ تمام جانوروں کے مردہ اجسام، جن سے خون نکلتا ہے، ناپاک ہے۔

جسم سے نکلنے والے مادوں میں خون ناپاک اور ہرن سے جسم سے نکلنے والا مشک پاک ہوتا ہے۔البتہ شہید کا خون، مذبوحہ جانور کا خون جو اس کے جسم پر لگ جاتا ہے، پاک ہے۔انسان اور جانوروں

کے جسموں سے نکلنے والا فاضل مادہ، پیپ، پیشاب، اور مادۂ منویہ، قئے، درندوں کا لعاب دہن اور پس خوردۂ نجس ہے۔ شراب اور تمام تر نشہ آور مشروبات ناپاک ہیں۔

(۱ء۴) حصول طہارت کے اصول:

پانی کے ذریعے حدث اور نجاست دونوں سے طہارت حاصل کی جا سکتی ہے۔ [۱۲] پانی کی مقدار یعنی قلیل و کثیر اوراس میں مختلف اشیاء کے ملاوٹ کے اعتبار سے پانی کی دو قسمیں، ماء المطلق اور ماء المضعاف، ہیں۔ بارش، سمندر، ندی، چشمے اور کنویں کا پانی ماء المطلق ہے، جوطاہر و مطہر ہے۔ ماء المستعمل استعال شدہ پانی ہے، جس کا انحصار اس کے استعمال پر ہے۔ پانی سے نجس چیز پاک کی گئ ہو تو یہ پانی نجس ہے، اگر حدث سے طہارت کیلئے استعمال کیا گیا ہے، تو یہ طاہر ہے لیکن مطہر نہیں ہے۔ البتہ ثواب اور جمعہ کیلئے غسل کے دوران استعمال شدہ پانی پاک اور پاک کرنے والا ہے۔ ماء المضعاف پھلوں کے رس یا وہ پانی جس میں کوئی ایسی چیز ملائی گئ ہو جس کی وجہ سے اس کی خاصیت بدل چکی ہو، کو کہتے ہیں۔ یہ بھی پاک ہے لیکن اس سے پاکیزگی حاصل نہیں کی جا سکتی ہے۔

ماء المطلق، جو طاہر اور مطہر ہونے کی بناء پر تمام تر نجاستوں اورا حداث کے لیے ذریعہ طہارت ہے، کے علاوہ زمین کی مٹی پاؤں اور جوتے کے تلوں کو پاک کرتی ہے جب تک اس پر ظاہری نجاست رہ نہ جائے۔ سورج زمین اور زمینی اشیاء کو پاک کرتی ہے۔ استحالہ، مثلاً ہرن کے خون کا مشک میں بدل جانا، سے خون پاک ہو جاتا ہے۔ آگ سے بھی نجس چیز جلا کر پاک کیا جاسکتا ہے، مثلاً ناپاک چکنی مٹی آگ میں جلانے سے پاک ہو جاتی ہے۔ خنزیر کے علاوہ مردہ جانوروں کی کھال دباعت سے، اون دھننے سے اور سخت و چمکیلی سطح والی چیزیں مثلاً لوہا، تانبا اور شیشہ وغیرہ، پونچھ کر خشک کرنے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ نجس تیل اور گوشت ابالنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

(۲)　ہندومت میں طہارت کا تصور:

ہندومت میں طہارت اور پاکیزگی کو شوچا (Sauca)۔ [۱۳] (کہتے ہیں جو خداشناسی کا دوسرا نام اور پارسائی کا اہم حصہ سمجھا جاتا ہے۔ صبح سویرے اٹھ کر ایک برہمن غسل کرتا ہے۔ دانت صاف کرتا ہے ۔تراش خراش کرکے آنکھوں میں سرمہ ڈالتا ہے اور دیوتاؤں کی پوجا کرتا ہے۔ صفائی، پاکیزگی اور حسن سلوک مدارس کا پہلا درس ہوتا ہے۔ چینی سیاح یوان چوانگ ہندوؤں کی نفاست اور پاکیزگی کے بارے میں رقمطراز ہیں:

وہ کسی دباؤکے بغیر فطری طور پر پاک وصاف لوگ ہیں، جن کے ہاں ہر کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا ضروری تصور کیا جاتا ہے، کھانے کے بعد خلال دندان سے منہ کی صفائی کی جاتی ہے اور یہ لوگ غسل سے قبل مجامعت سے پرہیز کرتے ہیں"۔[۱۴]

تاہم طہارت اور پاکیزگی کے اصول اور احکام زیادہ برہمن اور دوجنم ذات سے متعلق ہوتے ہیں، جبکہ نچلے ذات والے شودر وں پر ان اصولوں اطلاق بہت کم ہوتا ہے۔زندگی کے چار آشرم یا مراحل ہونے کی وجہ سے طہارت کے اصول بھی ہر آشرم کیلئے الگ الگ ہیں۔

(۱ء۲) روحانی پاکیزگی:

ہندوؤں کے مذہبی کتابوں ویدوں، اپنشدوں، پرانوں اور بھگوت گیتا میں ذہنی اور روحانی پاکیزگی کے اصول بتائے گئے ہیں۔تزکیہ نفس اور اندریوں یعنی ظاہری حواس پر قابو پانے کے طریقے بتائے گئے ہیں، جن میں یگیہ یعنی قربانی، ستتی حمد وثنا، پرارتھنا مناجات ودعا، پاجنا عرض والتجا، سمرپن نذر ونیاز، اپاسنا عبادت، یوگ اور تپسیا یعنی ریاضت قابل ذکر ہیں۔ تاہم مادی و جسمانی طہارت و پاکیزگی کے اصول کے مٰاخذ میں منودھرم شاستر، ارتھ شاستر اور گریھیہ سوترا کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔

رگ وید کے مطابق تمام کائنات ایک مقدس اور پوتر ہستی کی علامت ہے اور "اوم"۔[۱۵] ہر جگہ جاری وساری ہے[۱۶] اس لئے تیتریہ اپنشد میں کہا گیا ہے کہ اگر تم دنیا اور انسان کو غور سے دیکھو تو پتہ چلے گا کہ ہر چیز پوتر ہے۔اندرونی اور بیرونی دنیا پر بھی غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ہر چیز کی روح پوتر ہے اور اوم اس کی اعلیٰ ترین علامت ہے۔[۱۷] رگ وید میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ روحانی پاکیزگی برہما کے قوانین، جو نہ ہلنے والے پہاڑ کی مانند ہیں۔[۱۸] کے مطابق زندگی گزارنے سے حاصل ہوتی ہے۔[۱۹] گناہ کا ارتکاب روحانی الودگی کا باعث بنتا ہے، اس لئے گناہوں کی بخشش کی دعامانگ کر روحانی پاکیزگی حاصل کی جاتی ہے۔

راہ عمل، (کرم مارگ) جو ویدوں کی تعلیمات کا جوہر رہا ہے، کے برعکس اپنشدوں میں راہ علم (گیان مارگ) پر زور دیا گیا ہے اس لئے اپنشدوں میں ترک خواہشات کو اعلیٰ روحانی پاکیزگی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ بھگوت گیتا ویدوں اور اپنشدوں کا نچوڑ، کرم اور گیان کا مجموعہ ہے اس لئے اس میں نش کرم۔[۲۰] یعنی بے لوث عمل اور ضبط نفس ہی تزکیہ نفس۔[۲۱] کے ذرائع بتائے ہیں۔ جن کی تفصیلات اور طریقہ کار پتنجل یوگ شاستر میں درج ہے۔

(۲ء۲) مادی اور جسمانی ناپاکی:

مادی اور جسمانی ناپاکی یا نجاست کو ہندو مذہب میں سوتک، پاتک [۲۲]۔ اور بھرشٹ یا بھٹ جبکہ ناپاکی میں مبتلا شخص کو "بھٹل" کہتے ہیں۔ ہندو مذہب میں نجاست اور پاکیزگی کے اصول معاشرتی زندگی کے مطابق وضع کئے گئے ہیں جن سے طبقاتی تقسیم کی عکاسی ہوتی ہے۔

ظاہری نجاست کے علاوہ ہندو مذہب میں رشتہ داروں کی موت، بچے کی پیدائش، انسانی جسم سے نکلنے والے بارہ رطوبتیں، ناپاک اشیاء کو دیکھنا یا چھونا اور عورتوں کیلئے حیض و نفاس باعث ناپاکی ہے۔ تاہم بادشاہ، برت کی تکمیل میں مصروف، استر یعنی کھانا کھلانے والے کے بارے میں اصول ہے کہ ان کو سوتک (ناپاکی) نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ بادشاہ دنیا کے محافظ آٹھ دیوتاؤں کا اوتار ہے، "اندر" کے تحت پر ہوتا ہے اور اس کی فوری پاکیزگی ضروری ہوتی ہے اس لئے وہ پاک ہوتا ہے۔ جبکہ برت کی تکمیل میں مصروف اور کھانا کھلانیوالے، برہما کی طرح پاک ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ جنگ یا فساد میں مرنے، بجلی گرنے، بادشاہ کے حکم سے مرنے اور گائے یا برہمن کی حفاظت کرتے ہوئے مرنے والوں کے رشتہ دار سوتک سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ ان کو بھی سوتک نہیں ہوتا ہے جنہیں بادشاہ پاک رہنے کا حکم دیتے ہیں۔ [۲۳]

رشتہ دار کی موت پر ناپاکی سوتک کا دورانیہ مختلف ہوتا ہے۔ جس کا انحصار میت کی عمر، میت سے قرابت داری اور ذات پر ہے۔ بچہ، جس پر مذہبی رسم چونڈا کرم۔ [۲۴] نہ ہوا ہو، یا ہم مکتب کی موت پر سوتک کا دورانیہ ایک دن کا ہوتا ہے۔ دوسالہ بچے یا جس پر چونڈا کرم کی رسم ہوا ہو کی موت پر اس کے رشتہ دار تین دن تک ناپاک رہتے ہیں۔ روحانی مرشد (اچاریہ) کی موت پر سوتک تین دن تک ہوتا ہے جبکہ اس کی بیوی یا بیٹے کی موت کی صورت میں شاگرد ایک دن اور ایک رات تک ناپاک رہتا ہے۔ قریبی رشتہ دار کی مرنے اور اچاریہ کا کرپا کرم۔ [۲۵] کرنیوالا دس دن تک ناپاک رہتا ہے۔ ذات کے اعتبار سے برہمن دس دن بعد، کھشتری بارہ دن، ویش پندرہ دن بعد پاک ہوگا۔ شودر کیلئے یہ دوارنیہ ایک مہینے کا ہے۔ [۲۶]

سوتک کے دوران میت کے لواحقین کو مصنوعی نمک کھانے سے پرہیز، روز نہانا اور زمین پر الگ الگ سونا ہوتا ہے۔ مقررہ وقت کے گزر جانے کے بعد کپڑوں سمیت یا کپڑوں کے بغیر نہانے سے طہارت اور پاکیزگی حاصل کی جاتی ہے۔ [۲۷]

بچے کی پیدائش ماں باپ دونوں کیلئے باعث ناپاکی ہے۔ اپنے بیٹے کی پیدائش پر باپ صرف نہانے سے پاک ہوتا ہے جبکہ نیوگ [۲۸] کی صورت میں مرد تیسرے دن بعد پاک ہوتا ہے۔ ماں کیلئے

ناپاکی کا دورانیہ مخصوص نہیں البتہ یہ بتایا گیا ہے کہ حمل گرنے کی صورت میں یہ مدت استقرار حمل کی برابر ہوتی ہے۔حائضہ عورت کے بارے میں قاعدہ ہے کہ وہ اسی روز نہانے سے پاک ہو جاتی ہے جس روز حیض آنا بند ہو جاتا ہے۔[۲۹]

ہندو مذہب میں انسانی جسم سے خارج ہونے والی رطوبتیں نجس ہیں۔ان میں خون، مادۂ منویہ، دماغ کا چربیلا مادہ، پیشاب، پاخانہ، ناک کی رطوبت، کان کی میل، بلغم، آنسو، آنکھوں کی گید اور پسینہ شامل ہیں۔ پانی یا مٹی استعمال کرکے طہارت حاصل کی جاسکتی ہے۔چنڈال، حائضہ ور دھرم سے باہر شخص کا دیکھنا یا چھونا بھی باعث ناپاکی ہے۔نہاکر، آچمن کرکے یا سورج رخ ہو کر منتر پڑھنے سے پاکیزگی حاصل کی جاتی ہے۔[۳۰]

منوشاستر ظاہری اور باطنی شوچا یعنی طہارت کے بارے میں کہتا ہے :

برہما کا گیان، تپسیا، آگ، مقدس خوراک یعنی شرادھ وغیرہ، مٹی، اندری یعنی خواہشات پر قابو، پانی، گائے کے گوبر کا لیپ، مقدس رسوم، سورج اور زمانہ سب فانی مخلوق کو پاک کرتی ہے۔عالم فاضل معاف کرنے سے، اعمال ممنوعہ بجانے والا سخاوت، چھپا گناہگار مقدس کلمات جپنے اور ویدوں کے جاننے والا تپسیا سے پاک ہو جاتا ہے۔ظاہری نجاست پانی اور مٹی سے دور کی جاسکتی ہے۔دریا اپنے بہاؤ سے اور برہمن ترک دنیا یعنی سنیاس سے پاک ہو جاتا ہے۔یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جسم پانی سے، اندرونی اعضاء صداقت سے، روح علم اور تپسیا سے اور عقل سچے علم سے پاک ہوتا ہے۔تاہم اصل اور بہترین پاکیزگی یہ ہے کہ دولت کے حصول میں پاکیزگی رکھی جائے اس لئے کہ وہ پاک ہے جو صاف ہاتھوں سے دولت حاصل کرتا ہے ناکہ وہ جو مٹی یا پانی سے خود کو پاک کرتا ہے۔[۳۱]

بے جان اشیاء، دھات، جواہر، اور پتھر سے بنی ہوئی چیزوں کو مٹی، راکھ اور پانی سے صاف کی جاسکتی ہے۔جب تک بدبو اور داغ دھبے مٹ کر ختم نہ ہوں اس وقت تک بے جان اشیاء کو مٹی یا پانی سے دھونے کی تاکید کی گئی ہے۔اناج اور کپڑے زیادہ مقدار میں ہو تو محض پانی چھڑکنے سے پاک ہوتے ہیں لیکن مقدار کم ہو تو پانی سے دھونا ضروری ہوتا ہے۔پاکیزگی کیلئے گائے کا پیشاب بھی استعمال ہوتا ہے، البتہ انسان یا دوسروں جانوروں کے فضلات، تھوک، پیپ، خون اور شراب سے ناپاک مٹی کے برتن جلانے سے بھی پاک نہیں ہوتے ہیں۔[۳۲]

زمین کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ پانچ طرح سے پاک ہوتی ہے؛ جھاڑو سے، گائے کا گوبر لیپنے سے، گائے کا دودھ یا پیشاب چھڑکنے سے، سطح کی مٹی کھرچ اتارنے سے اور اس پر ایک دن رات گائے

ٹھرانے سے۔ مشروبات اور مائع اشیاء کے بارے میں اصول ہے کہ "کش گھاس کے دو تنکے پھرانے سے ہر طرح کا مائع پاک ہو جاتا ہے۔"[۳۳]

دریاؤں، سمندروں کا پانی اور محض بہتا ہوا پانی طاہر اور مطہر خیال کیا جاتا ہے۔ساکن پانی تب پاک سمجھا جاتا ہے جب پاک زمین پر ٹہرا ہوا ہو،اس کی مقدار اتنی ہو جس سے گائے کی پیاس بجھ سکے، جس کا رنگ، بو اور ذائقہ ٹھیک ہو اور جس میں ناپاک مادے شامل نہ ہو۔[۳۴]

(۳) خلاصہ بحث:

مختصر یہ کہ اسلام اور ہندومت میں طہارت اور پاکیزگی کی تاکید یکساں طور پر کی گئی ہے، تاہم طہارت اور نجاست کے اصول وضوابط میں کہیں کہیں مماثلت کے ساتھ ساتھ نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔اسلام اور ہندومت دونوں میں روح و نفس کی طہارت کو بنیاد قرار دیا گیا ہے۔مادی اور جسمانی پاکیزگی پر زور دیا گیا ہے۔پانی دونوں مذاہب میں طاہر اور مطہر سمجھا گیا ہے۔ٹھرے ہوئے پانی کی قلیل مقدار ناپاک اور کثیر مقدار پاک سمجھا جاتا ہے۔فقہائے اسلام قلیل اور کثیر مقدار میں مختلف الخیال ہیں۔شافعی اور حنبلی مکاتب فکر کے نزدیک کثیر مقدار وہ ہے جو دو "قلہ" کے برابر ہو، جبکہ حنفی مکتب فکر کا کہنا ہے کہ پانی کی اتنی مقدار کو کثیر کہیں گے کہ جب اس کے ایک کنارے کو چھیڑا جائے تو دوسرا کنارہ بے حرکت ہی رہے۔[۳۵] ہندومذہب میں اس کی مقدار اتنی بتائی گئی ہے جس سے ایک گائے کی پیاس بجھ سکے۔

اسلام میں کسی زندہ یا مردہ انسان کو چھونے یا دیکھنے سے ناپاکی نہیں ہوتی ہے، جبکہ ہندومت میں چنڈال، حائضہ اور دھرم سے باہر شخص کا دیکھنا یا چھونا بھی باعث ناپاکی ہے۔اسلام کے اصول طہارت تمام مسلمانوں کیلئے یکساں قابل عمل اور واجب العمل ہیں جبکہ ہندومت میں سماج کے مختلف طبقوں کے لحاظ سے یہ اصول بھی مختلف ہیں۔دوسرے جانوروں کے پیشاب اور فضلات کی طرح اسلام میں گائے کا پیشاب اور گوبر بھی نجس ہے۔اس کے برعکس ہندومذہب میں گائے کا پیشاب اور گوبر طاہر اور مطہر ہے، نچلے ذات کے لوگ اور ادھرم انسانوں کو چھونا اور دیکھنا باعث ناپاکی ہے۔

حواشی وحوالہ جات

[۱]۔ القرآن، ۴، ۳: ۴۷

[۲]۔ القرآن، ۲۲۲: ۲

[۳]۔ القرآن، ۱۶۸: ۲

[۴]۔ القرآن، ۲:۱۷۲:۲

[۵]۔ القرآن، ۹:۱۰۳:۹

[۶]۔ القرآن، مائدہ ۶:۵

[۷]۔ القرآن، مائدہ ۶:۵

[۸]۔ محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب فضل الوضوء، حدیث نمبر ۱۳۶

[۹]۔ سلیمان بن اشعث سجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب الطہارت، باب فی طہور

[۱۰]۔ سنن ابی داؤد، کتاب الطہارت، باب الاذی یصیب النعل، حدیث نمبر ۳۸۴

[۱۱]۔ صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان، حدیث نمبر ۱۷۰

[۱۲]۔ القرآن، ۱۱:۸۱اور ۴۸:۲۵

[۱۳]۔ سنسکرت ڈکشنری، ص ۵۴۵ (سنسکرت ڈکشنری، رگ وید اپنشد اور ہندوؤں کی دوسری مقدس کتابوں کیلئے ملاحظہ ہو www.sacred books of Hinduism)

[۱۴]۔ ول ڈیورانٹ، تاریخ، تہذیب، تمدن، فلسفہ ہندوستان، مترجم طیب رشید، تخلیقات پبلیشرز، علی پلازہ لاہور، ۲۰۰۰، ص ۱۲۸

ہندو مذہب کا مقدس ترین کلمہ ہے۔ یہ کل کلام اور عالم کی کلیت کی نمائندگی کرتا ہے۔اوم کے بارے میں عقیدہ ہے کہ یہ وہ لافانی آواز ہے جس سے ہر طرح کی افزائش وابستہ ہے۔اس ایک آواز میں ماضی، حال، [۱۵]مستقبل، بلکہ وہ سب بھی جو ان سے ماوراہے، اس ایک آواز میں شامل ہے۔ چانڈوگیہ اپنشد (۴، ۴،۱-۵) کے مطابق شروع میں صرف اگنی لافانی تھا اور دوسرے دیوتاؤں نے فنا سے بچنے کیلئے لافانی اوم میں پناہ لی تھی۔اوم کی نفسی اور معالجاتی طاقت کو لامحدود سمجھا جاتا ہے۔ویدوں کے طالب علم کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ سبق کا آغاز اور اختتام اوم سے کرے۔

[۱۶]۔ رگوید ۱۶۴:۱

[۱۷]۔ تیتریہ اپنشد، ۱:۸،۱:۷

[۱۸]۔ رگ وید، ۱:۲۸:۲تا۸

[۱۹]۔ رگ وید، ۱۶۰:۱۔۱۔۳۔۴۔۵

[۲۰]۔ بھگوت گیتا: تشریح وضاحت، رائے روشن لعل، فکشن ہاؤس لاہور، ۱۹۹۶، ص ۲۳

[۲۱]۔ بھگوت گیتا، ص ۴۴، ۴۳، ۴۲

[۲۲] ۔ لفظی معنی گناہ اور جرم ہے، سنسکرت ڈکشنری، ص ۴۳۴

[۲۳]۔ منودھرم شاستر، ۹۳:۵تا۹۸، اردو ترجمہ ارشد رازی، نگارشات پبلشرز لاہور، ۲۰۰۳

[۲۴]۔ چونڈاکرن یا کرم نومولود کے بال پہلی بار کاٹنے کی رسم کا نام ہے جو ہندوؤں کے سولہ سنسکار میں ایک ہے۔

[۲۵]۔ ہندوؤں میں میت کی اخری رسوم ارتھی وغیرہ جلانے کا کرپا یا کریا کرم کہتے ہیں۔

[۲۶]۔ منوشاستر، ۵۹، ۸۳، ۸۰، ۷۱، ۶۸: ۵

[۲۷]۔ منوشاستر، ۸۷، ۷۶، ۷۳: ۵

[۲۸]۔ ہندو مذہب میں اولاد کے حصول کیلئے شادی کے آٹھ اقسام کے ساتھ ساتھ "نیوگ" کی اجازت بھی دی جاتی جس میں مرد بھی اپنی بیوی کے علاوہ دوسری عورت کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرلیتا تھا۔ نیوگ اگرچہ باقاعدہ شادی کی قسم نہیں ہوتی ہے لیکن سماجی اور مذہبی لحاظ سے اس کو جو درجہ دیا جاتا ہے وہ شادی کے قریب ضرور ہوتا ہے۔اس لئے کہ نیوگ میں نہ صرف یہ کہ خاندان اور برادری کی مرضی شامل ہوتی ہے بلکہ اس کے نتیجے میں جو اولاد پیدا ہوتی ہے اس کو میراث اور جائداد میں حصہ دیا جاتا ہے۔مذہبی لحاظ سے نیوگ ویدی رسوم کا حصہ بتایا جاتا ہے جس کا منوشاستر میں بھی باقاعدہ ذکر کیا گیا ہے۔

[۲۹]۔ منوشاستر، ۶۶، ۶۳، ۶۱: ۵

[۳۰]۔ منوشاستر۔ ۱۳۵، ۱۳۴، ۸۶، ۸۵: ۵

[۳۱]۔ منوشاستر، ۱۰۵: ۵تا۱۰۹

[۳۲]۔ منوشاستر، ۱۱۸، ۱۱۱: ۵، ۱۲۶

[۳۳]۔ منوشاستر، ۱۲۴، ۱۱۵: ۵

[۳۴]۔ منوشاستر، ۱۲۸: ۵

[۳۵]۔ لیلہ بختیار، اسلامی شریعت کا انسائیکلوپیڈیا اردو ترجمہ یاسر جواد، نگارشات پبلشرز لاہور، ۲۰۰۹، ص ۳۶